باسمہٖ سبحانہٗ

عَلِیٌّ وَلِیُّ اللہ

مرتّبہٗ علامہ جوادی

کش	ھدیہ
اب محمد عسکری زیدی	ایصال ثواب
جناب محمد کاظم زیدی	جناب سید محمد باقر زیدی مرحوم

اشاعت:- تنظیم المکاتب۔ گولہ گنج لکھنؤ ۱۸
ہندوستان
فون ۲۳۵۱۱۵

اعلان غدیر ہماری پہچان ہے

واقعہ غدیر تاریخ اسلام کا وہ واحد واقعہ ہے تاریخ، حدیث، تفسیر کے علاوہ قرآن حکیم سے بھی جس کی حقیقت و واقعیت اور عظمت و اہمیت کا پورا پورا ثبوت فراہم ہوتا ہے۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ واقعہ کے فوراً بعد سے آج تک مسلسل چودہ سو سال تک مسلمان اکثریت جس کو جھٹلانے، مٹانے اور دبانے کی کوشش کرتی رہی ہے واقعہ کے خدو خال کو بگاڑنے اور تاویلاتِ باردہ کے دبیز پردے ڈالنے کی کوشش میں عوام و خواص سلاطین و رعایا مدرسین و طلباء، علماء و فقہاء، خطباء و شعراء، مفسرین و محدثین، متکلمین و مورخین سب کی اجتماعی کوششیں صدیوں سے جاری ہیں۔ لیکن غدیر کے دن دوپہر کا یہ اعلان خلافت بلافصل مولانا علی بن ابی طالب علیہ السلام اتنے بڑے مجمع میں اس انداز سے کیا گیا تھا کہ اعلان کے بعد خلافت غدیری کی خبر دیکھتے دیکھتے تمام بلادِ اسلامیہ اور دیارِ عربستان میں لوگوں تک پہونچ گئی۔ منکرین اعلان غدیر کے جھٹلانے کی سعیٔ ناکام اور منصوبۂ کذب و افتراء

سے پہلے پہلے واقعہ غدیر نے شہرت پالی۔ خود ان لوگوں نے بھی اس واقعہ کو بیان کیا جنھوں نے بعد میں جھٹلانے، دبانے اور مٹانے کی کوشش کی۔

جنگل کی آگ بھی شاید اتنی تیزی سے نہ پھیلتی ہو گی جس تیزی سے واقعہ غدیر اور اعلان خلافت علی بن ابی طالب علیہ السلام بستی بستی تک پھیلا اور لوگوں تک پہونچا۔ اللہ اور رسولؐ اللہ نے اس واقعہ پر اتنا اصرار کیا اور اس حیرت انگیز طور پر دنیا کے سامنے پیش فرمایا کہ حاضرین بزم غدیر صحابہ و حجاج کو بیان کئے بغیر نہ چین مل سکتا تھا نہ سکون میسر آسکتا تھا۔ ان کے دماغوں میں آندھیاں چل رہی تھیں اور پیٹ میں شدید اینٹھن ہو رہی تھی اس اعلان غدیر کے سلسلہ میں جس مجمع پر حیرتوں کا پہاڑ ٹوٹا ہو اور تین دن سے زیادہ مدت تک جو مجمع غرق دریائے استعجاب رہا ہو بھلا وہ خاموش کیسے رہ سکتا تھا؟

واقعہ غدیر کو چھپانے، مٹانے اور دبانے کی سازش بعد میں کی گئی اس کے خلاف منصوبۂ کذب و افترا بعد میں بنایا گیا — اور واقعہ غدیر اس سازش اور منصوبہ سے پہلے پہلے شہرت پاچکا اور بستی بستی پھیل چکا تھا۔ نبوت کی کمان سے نکلا ہوا اعلان خلافت کا تیر دل و دماغ اور فکر و نظر میں پیوست ہو چکا تھا۔ لہٰذا اس کی واپسی کا تو کوئی ادنیٰ امکان بھی نہیں تھا۔ تمام ہنگامہ آرائیوں اور شور پکار کے باوجود اعلان غدیر "جریدۂ عالم" پر بحکم خدا اور اعلان مرسل اعظم کی شکل میں ثبت ہو گیا۔ اعلان غدیر کی صداقت و حقیقت مستقل، دائمی اور ابدی بن گئی

چنانچہ تمام کوششوں کے باوجود واقعہ غدیر اپنی تمام تفصیلات کے ساتھ تفسیر، حدیث اور تاریخ کی کتابوں میں ایک روشن حقیقت کے عنوان سے آج بھی موجود اور باقی ہے۔ جس پر سرد و گرم زمانہ کا کوئی اثر تک نہ ہوا اعلان غدیر کی صداقت کو نہ گذرتی صدیوں نے بوسیدہ کیا نہ اس کی حقیقت پر منکرین غدیر خاک ڈال سکے۔ اللہ اور رسول اللہ کی طرف سے اعلان خلافت بلا فصل امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے لیے ایسا عجیب و غریب، حیرت انگیز و تعجب خیز اہتمام و انتظام کیا گیا تھا جس کی وجہ سے نہ وہ چھپائے چھپ سکتا تھا اور نہ مٹائے مٹ سکتا تھا۔

اعلان غدیر اپنی تمامتر سچائیوں، تفصیلات کی رعنائیوں اور حقائق کی برنائیوں کے ساتھ موجود ہے یہ کارنامہ نہیں بلکہ یہ ایک تاریخی معجزہ ہے ___ اور اس حقیقت سے پورا عالم اسلام آگاہ ہے کہ یہ کچھ ضروری نہیں ہے کہ جو معجزہ دیکھے وہ اس کا اقرار و اعتراف بھی کرلے، اگر ایسا ہوا ہوتا تو معجزۂ شق القمر اور رجعت شمس کو دیکھ کر پورا جزیرہ نمائے عرب نہ سہی پورا مکہ تو حقیقت نبوت کا اعتراف کر کے اسلام کا کلمہ پڑھ ہی لیتا مگر ایسا نہیں ہوا۔ بیہم معجزات کو دیکھنے کے باوجود مکے کی اکثریت کافر ہی رہی۔ اس لیے اگر معجزۂ اعلان غدیر کو اسلام کی اکثریت تسلیم کرنے سے انکار کرتی ہے تو تعجب کی کوئی بات نہیں ہے۔

اگر خلافت بلا فصل علی بن ابی طالبؑ کے تسلیم کرنے سے دوسری متوازی خلافتوں کا ترک لازمی نہ ہوتا۔ اگر اعلان غدیر کے ماننے سے

کچھ مانی ہوئی چیزوں کا انکار ضروری نہ ہوتا۔ اگر خدا و رسول کی طرف سے بیان کی ہوئی سچائیوں کے قبول کرنے میں تاریخی جھوٹوں کے چھوڑنے کی شرط نہ ہوتی تو اس بات کی توقع کی جا سکتی تھی کہ اعلان غدیر کو لوگ فکر کی روشنی اور سمجھ کے اجالے میں دیکھ کر قبول کرلیں گے۔

قبولیت اعلان غدیر کے سلسلہ میں دنیا کے سامنے سنگین دشواریاں اور شدید مزاحمتی طاقتیں وہی ہیں جو کبھی عربی سرداروں قبائلی شیوخ اور صنادید قریش کے سامنے تھیں۔ وہ لوگ عقل و فکر سے معذور یا دیوانے نہیں تھے۔ وہ سب آں حضرتؐ کی پاکیزہ سیرت اور بے داغ کردار کو دیکھ رہے تھے وہ آں حضرتؐ کی زبان فیض ترجمان سے قرآن حکیم کو سن رہے تھے مگر نہ آنحضرتؐ کو نبی مان سکتے تھے نہ اسلام کا کلمہ پڑھ سکتے تھے۔

اللہ کو ماننے میں نہ کوئی دشواری تھی نہ قباحت، مصیبت پیدا کردی تھی" لاالہ" کی قید نے۔ وہ لوگ سوچتے تھے اس حقیقت" الااللہ" کے ماننے کا مطلب ہے اپنی قدیم مشرکانہ تاریخی تہذیب و رسوم اور عقائد و اعمال کے ترک کے ساتھ ساتھ اپنے پیش رو بزرگوں اور آبا و اجداد کی تحمیق کرنا۔ بالکل یہی مصیبت حقیقت غدیر کو نہ تسلیم کرنے والوں کے سامنے ہے۔

حضرت علی علیہ السلام کی خلافت کے تسلیم کرنے اور اعلان غدیر کے مان لینے میں کسی کے سامنے کوئی زحمت نہیں ہے ان کی محبت کا اقرار بھی نہایت آسان ہے مگر" بلافصل" کی قید یقیناً ناقابل برداشت مصیبت ہے۔ اس کے تسلیم کرنے کا مطلب ہے چودہ سوسالہ تاریخی تہذیب و تمدن اور

عقائد و اعمال کو کالعدم قرار دینا، اپنے پیشرو بزرگوں اور آبا و اجداد کو جادۂ حقیقت و صداقت سے ہٹا ہوا ماننا ـــ اور یہ بڑے جگر کی بات ہے۔

اگر یہ سودا آخرت کا نہ ہوتا اور رضائے خدا و خوشنودیٔ رسول خدا کے حصول کا مسئلہ نہ ہوتا تو سچی بات یہ ہے کہ کل صنادید قریش کے انکار میں جو وزن تھا وہی وزن حقیقت غدیر کے نہ تسلیم کرنے والوں کی بات میں بھی ہے ـــ لیکن جویائے حقیقت ہر طرح کی قربانی دے کر رضائے خدا اور خوشنودیٔ رسول خدا کو حاصل کرتا ہے۔ آخر اس دور میں بھی وہ جماعت تیار ہو ہی گئی تھی جو صنادید قریش کے نظریات کو نہ صرف ناپسند کرتی تھی بلکہ ان کے نظریات سے اسلامی معاشرہ کی اس اولین جماعت کو شدید نفرت و بیزاری پیدا ہو گئی تھی۔ اگر باطل نظریات، خیالات، اور معتقدات سے اسلامی معاشرہ کی اس اولین جماعت نے انکار کر کے اسلامی حقائق و معارف کو قبول کر کے اپنی جرأت و ہمت کا دائمی نقش سینۂ تاریخ پر چھوڑا ہے اور اپنی بے مثال قربانیوں کے ذریعہ ہمارے دلوں میں اپنی محبت کے لیے جگہ پیدا کر لی تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ آج ہم تاریخ کے باطل نظریات و خیالات اور اس کے افواہی حکایات و معتقدات سے چپکے رہیں۔ تعقل و تفکر کی وہ نعمت جو مبدا فیاض نے ہمیں مرحمت فرمائی ہے اس کے سہارے ہم بھی اسلامی حقائق و معارف کو تلاش کر سکتے ہیں۔ سچائیوں کو ڈھونڈھ سکتے ہیں حقیقتوں کو گلے لگا سکتے ہیں۔ اسی جذبۂ حق پسندی کے تحت واقعہ غدیر کو قرآن، تفسیر، حدیث اور تاریخ کی روشنی میں دیکھنا چاہیے۔

علماء اسلام شاہد اور ان کی کتابیں اس امر کی گواہ ہیں کہ اعلان غدیر کے بعد آیۂ الیوم اکملت لکم دینکم نازل ہوا۔ یعنی اعلان خلافت امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بعد دین پایۂ تکمیل کو پہونچا اللہ کی نعمت تمام ہوئی۔ اور اسلام کو دین کے عنوان سے اللہ نے پسند فرمایا۔ اس پیغام الہٰی کو سننے کے بعد آنحضرتؐ نے کلمات شکر ادا فرمائے۔ صحابہ کرام اور تمام امہات المومنین نے حضرت علی علیہ السلام کو حکم پیغمبر سے تہنیت و مبارکبادیاں پیش کیں۔ حسان نے قصیدہ خوانی کی۔ اور آنحضرتؐ نے جملہ حاضرین بزم غدیر کو حکم دیا کہ میری زندگی کے اس اہم ترین اعلان غدیر کو تم لوگ ان لوگوں تک پہونچاؤ جو اس وقت یہاں موجود نہیں ہیں۔

اعلان غدیر ہمارا سرمایۂ دین وایمان ہے۔ اعلان غدیر ہماری پہچان ہے۔ دنیا و دین میں ولایت و خلافت بلافصل امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام ہماری اور ہمارے مذہب کی شناخت اور علامت ہے ہم سے زیادہ اس موضوع پر بولنے اور لکھنے کا حق کس کو ہے؟

اس سال ۱۴۳۱ھ میں اعلان غدیر کو بحمداللہ چودہ سو سال پورے ہو گئے ہیں اور دنیا میں انفرادی اور اجتماعی طور پر حسب حیثیت و حسب ظرف موالیان علی بن ابی طالب علیہ السلام اور شیعیان حیدر کرار اس سال کو "غدیر صدی" کے طور پر "چہاردہ صد سالہ سالگرہ" کے عنوان سے منا رہے ہیں اور مختلف انداز سے جشن غدیر کا اہتمام و انتظام کر رہے ہیں

بحمد اللہ ہندوستان میں اس سلسلہ میں سب سے پہلی آواز ادارہ تنظیم المکاتب نے بلند کی۔ اور خادمان تنظیم المکاتب نے افراد ملت جعفریہ سے استدعا کی کہ شایان شان طور پر غدیر کی یاد منائیں۔ چنانچہ ماہ ربیع الاوّل میں جب علامہ جوادی مدظلہ وطن تشریف لائے تو میں نے ان سے گذارش کی کہ آپ خطبۂ غدیر کا ترجمہ فرما دیں۔ بحمد اللہ علامہ جوادی مدظلہ نے میری درخواست کو منظور فرمالیا۔ جو اس وقت آپ کے سامنے حاضر ہے۔

بعض سطحی صاحبان فکر و نظر کے نزدیک ترجمہ کی حیثیت تصنیف و تالیف سے کمتر ہوتی ہے۔ یہ درست ہے کہ تصنیف و تالیف اہم کام ہے اور اس کی شرافت و فضیلت سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ مگر ترجمہ کو تصنیف و تالیف سے کمتر سمجھنا بڑی زیادتی بلکہ ظلم ہے۔ اگر انصاف کی نظر سے دیکھا جائے تو تصنیف و تالیف سے ترجمہ کی ذمہ داریاں اور مشکلات کچھ زیادہ ہی ہیں کم نہیں۔

ترجمہ، جس فنکارانہ مہارت، چابکدستی، جس نزاکت و لطافت اور باریک بینی کا متقاضی ہے، ہر مترجم اس سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔ ترجمہ کے لیے صرف علم ہی کی ضرورت نہیں ہے بلکہ ایک مترجم کو زبان و بیان پر پوری قدرت حاصل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور اسی کے ساتھ ساتھ دونوں زبانوں کے شجرۂ الفاظ کا علم بھی ضروری ہے۔ دونوں زبانوں کے استعارات و کنایات اور محاورات کا جاننا بھی ضروری ہے۔ ان باتوں کے علاوہ ایک مترجم کے لیے یہ بات بھی بے حد اہم ہے کہ "بین السطور" پڑھنے والی عینک بھی رکھتا ہو۔

لاریب حجۃ الاسلام والمسلمین الحاج مولانا سید ذیشان حیدر صاحب قبلہ جوادی کے اندر قدرت نے یہ سارے کمالات جمع کر دیئے ہیں۔ اس وقت پوری دنیائے علم و ادب میں علامہ جوادی مدظلہ صدر تنظیم المکاتب کا سکہ چل رہا ہے۔ اور میں پورے علم و یقین کے ساتھ یہ عرض کر سکتا ہوں کہ علامہ جوادی مدظلہ کے "جواد علم" اور "اشہب قلم" نے نہ صرف ان کے معاصرین کو بلکہ بعض بزرگوں کو بھی بہت پیچھے چھوڑ دیا ہے۔

اس رسالہ میں علامہ جوادی کے بعض قیمتی مضامین بھی شامل ہیں۔ جنھیں خطبہ غدیریہ کے ترجمہ کا مقدمہ سمجھ کر پڑھنا چاہیئے۔ علامہ جوادی مدظلہ کی تحریر و ترجمہ کا قصیدہ پڑھنے کے بجائے اس کے حسن و قبح کا فیصلہ میں صاحبان علم و فضل پر چھوڑتا ہوں۔ خدائے رحیم و کریم سے دعا ہے کہ وہ علامہ جوادی مدظلہ کے توفیقات میں اضافہ فرمائے اور ان کے ظل عاطفت کو امت مسلمہ کے سر پر تا دیر قائم رکھے تاکہ علمی دنیا کا چمن لالہ زار سدا بہار رہے۔

سید کرار حسین واعظ
(نائب صدر تنظیم المکاتب لکھنؤ)
۶ مارچ ۱۹۹۰ء

عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللّٰہ

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ولایت علیؑ کا اقرار کئے بغیر ایمان کی تکمیل ممکن نہیں ہے از رو ے قرآن علیؑ اللہ کے ولی ہیں اور علیؑ کی ولایت کا اقرار جزء ایمان ہے، علیؑ کی ولایت کا اعلان فرض ایمان ہے اور علیؑ کی ولایت کے تقاضوں پر عمل کرنا شان اسلام و ایمان ہے۔

دور حاضر میں جہاں بہت سے دوسرے فتنوں نے جنم لیا ہے۔ ان میں سے ایک فتنہ سنت و بدعت بھی ہے، جہاں بعض مسلمانوں کو ہر شے بدعت نظر آتی ہے اور ان کا خیال یہ ہے کہ قرآن مجید نے غیر خدا کو ولی بنانے سے منع کیا ہے لہٰذا علیؑ کو ولی تسلیم کرنا خلاف قرآن و سنت اور بدعت ہے اور بدعت کا انجام جہنم ہے اس سلسلہ میں بہت سی آیتوں کو بھی توڑ مروڑ کر پیش کیا گیا ہے اور ان سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ غیر خدا ولی نہیں ہو سکتا اور غیر خدا کو ولی بنانا خلاف اسلام و ایمان ہے۔

حقیقت امر یہ ہے کہ اس سلسلہ میں دو موضوعات زیر بحث آسکتے ہیں پہلا موضوع یہ ہے کہ غیر خدا سے مراد کیا ہے؟ اور دوسرا موضوع یہ ہے کہ ولی بنانے سے مراد کیا ہے؟

جہاں تک پہلے موضوع کا تعلق ہے اس کے بارے میں قابل توجہ بات یہ ہے کہ قرآن مجید نے ایسے مقامات پر "من دون اللہ" کا لفظ استعمال کیا ہے اور کھلی ہوئی بات ہے کہ غیر خدا اور ہوتا ہے" اور من دون اللہ" اور ہوتا ہے مغالطہ کا منشاء یہ ہے کہ لفظ" غیر خدا" کے دو معنیٰ ہیں۔ خدا کا غیر اور خدا کے علاوہ۔ اردو زبان میں ان دونوں الفاظ میں زمین و آسمان کا فرق ہے اور عربی محاورات میں بھی غیر اللہ اور من دون اللہ میں ایسا ہی فرق پایا جاتا ہے اس بنیاد پر" من دون اللہ" کو ولی بنانا ناجائز بھی ہوگا تو غیر خدا کا ولی بنانا ناجائز نہیں ہوگا۔

کفار و مشرکین کی تردید و تنبیہ اس بات پر ہے کہ وہ خدا کو چھوڑ کر دوسروں کو ولی اور سرپرست بناتے تھے اور صاحبانِ ایمان خدا کے اقرار کے ساتھ ولایت کا اقرار کرتے ہیں لہٰذا ان کا قیاس کفار و مشرکین پر نہیں کیا جاسکتا ہے۔

دوسری بات یہ بھی ہے کہ قرآن مجید نے ولی بنانے سے روکا ہے اور یہاں مسئلہ ولی بنانے کا نہیں ہے۔ ولی تسلیم کرنے کا ہے۔ بنانے والا تو خدا ہی ہے جس نے ولی بنا دیا ہے

جیسا کہ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر غیر خدا کی ولایت کا ذکر کیا گیا ہے لیکن خدا کو چھوڑ کر نہیں بلکہ خدا کی دی ہوئی صلاحیت اور حیثیت کے پیش نظر۔

خود پیغمبر اسلام نے ولی کے لیے دعا کی ہے۔ جناب زکریاؑ نے ولی کی دعا کی ہے۔ مومنین آپس میں ایک دوسرے کے ولی ہیں۔ متقین اولیاء خدا ہیں اور اس کے علاوہ ایسے متعدد مقامات ہیں جہاں مختلف معانی کے اعتبار سے غیر خدا کی ولایت کا اعلان کیا گیا ہے اور اس تصور کی نفی کی گئی ہے کہ غیر خدا ولی نہیں ہو سکتا۔

انبیاء کرامؑ کا خدائے کریم سے ولی طلب کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ غیر خدا من جانب اللہ ولی ہو سکتا ہے۔ من دون اللہ ولی نہیں ہو سکتا۔ برادران اسلام نے اس مقام پر شدید دھوکہ کھایا ہے اور بدعت کے چکر میں پڑ کر من جانب اللہ اور من دون اللہ کے فرق کو نظر انداز کر بیٹھے ہیں اور اولیاء خدا کی ولایت کے انکار کو بھی اسلام کا جزء بنا لیا ہے حالانکہ اسلام ولایت کے اقرار کا نام ہے ولایت کے انکار کا نہیں۔

خود رب العالمین نے قرآن مجید میں اپنے رسول اور صاحبان ایمان کے ولی ہونے کا ذکر کیا ہے۔ تو کیا اس کے بعد بھی ولایت کو صرف خدا کی ذات تک محدود کیا جا سکتا

ہے اور نام خدا پر کلام خدا کا انکار کیا جا سکتا ہے۔

سوال صرف یہ رہ جاتا ہے کہ رسولؐ کے ساتھ جسے ولی بنایا گیا ہے۔ وہ کون ہے؟

علمار اسلام کے بے شمار اقوال اس امر پر متفق ہیں کہ آیت ولایت میں "الذین امنوا" سے مراد مولائے کائنات کی ذات گرامی ہے اور اس میں انھیں کی ولایت کا اعلان کیا گیا ہے جیسا کہ حسب ذیل حضرات محدثین و مفسرین نے اپنی اپنی تحریروں میں اظہار و اعتراف فرمایا ہے۔

۱۔ علامہ شیخ محب الدین طبری صاحب ذخائر العقبیٰ صد ۸۸
۲۔ علامہ سید شہاب الدین اندلسی صاحب روح المعانی ج ۶ صد ۱۴۹
۳۔ علامہ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف بن حسان اندلسی صاحب المحیط ۳ صد ۵۱۳
۴۔ علامہ شیخ محمد بن علی قاضی شوکانی صاحب فتح القدیر ۲ صد ۵۰
۵۔ ابن کثیر شامی صاحب تفسیر معروف ۴ صد ۱۷
۶۔ علامہ محدث علی ابن احمد نیشاپوری صاحب اسباب النزول صد ۱۴۸
۷۔ علامہ جلال الدین سیوطی لباب المنقول صد ۹۰
۸۔ علامہ سبط بن جوزی تذکرۂ خواص الامہ صد ۱۸
۹۔ علامہ سید محمد مومن بن الحسن الشبلنجی نور الابصار صد ۱۰۵
۱۰۔ علامہ گنجی شافعی صاحب کفایت المطالب صد ۱۰۶

۱۱۔ علامہ بیضاوی صاحب انوار التنزیل ص ۱۳۰

۱۲۔ علامہ طبری صاحب تفسیر معروف ۶ ص ۱۶۵

۱۳۔ الشیخ علامہ علاء الدین الخطیب البغدادی صاحب تفسیر مشہور ۱ ص ۴۷۵

۱۴۔ علامہ نسفی صاحب تفسیر خازن ۱ ۴۸۴

۱۵۔ علامہ سید سلیمان القندوزی صاحب ینابیع المودة ۱ ص ۱۱۴

۱۶۔ علامہ جار اللہ زمخشری صاحب کشاف ۱ ص ۳۴۷

۱۷۔ حافظ ابن حجر عسقلانی صاحب الکاف الشاف ص ۵۶

۱۸۔ علامہ فخر الدین الرازی صاحب تفسیر معروف ۱۲ ص ۲۶

۱۹۔ السید رشید رضا صاحب تفسیر المنار ۶ ص ۴۴۲

۲۰۔ علامہ نظام الدین نیشاپوری صاحب تفسیر معروف ۶ ص ۱۴۵

۲۱۔ علامہ سید شہاب الدین الآلوسی صاحب روح المعانی ۶ ص ۱۴۹

۲۲۔ علامہ محدث اسماعیل بن کثیر الدمشقی صاحب تفسیر معروف ۲ ص ۷۱

۲۳۔ علامہ ابو بکر احمد بن علی الرازی صاحب کتاب احکام القرآن ۲ ص ۵۴۳

۲۴۔ علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبی صاحب کتاب الجامع لاحکام القرآن ۶ ص ۲۲۱

۲۵۔ علامہ جلال الدین السیوطی صاحب تفسیر در منثور ۲ ص ۲۹۳

۲۶۔ میر محمد صالح ترمذی حنفی صاحب کتاب مناقب مرتضوی ص

ان تمام اعترافات کے بعد ولایت علی کا انکار در اصل اسلام اور قرآن کا انکار ہے اور عالم اسلام مساجد میں اس کا اعلان کرے یا نہ کرے منزل ایمان میں اس کا اقرار کرنا اسلام و ایمان کا فرض ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے

مَن کُنتُ مولاہ فھذا علیٌ مولاہ

مختلف روایات اور تواریخ کی بنا پر ۹۰ ہزار سے سوا لاکھ تک کا مجمع تھا جس میں مرسلِ اعظمؐ نے پالان شتر کا منبر بنوا کر کڑی دھوپ میں سرِ میدان قافلہ کو روک کر منبر پر بلند ہو کر حضرت علیؑ کو اپنے ہاتھوں پر بلند کر کے یہ اعلان فرمایا تھا کہ "جس کا میں مولا ہوں اس کا یہ علیؑ مولا ہے" جس کا مطلب یہ ہے کہ اس ارشاد گرامی کے سوا لاکھ راوی تو بر وقت موجود تھے۔ جنھوں نے واپس آکر یہ واقعہ ضرور بیان کیا ہو گا۔

مسافر کی عام فطرت یہ ہے کہ وہ سفر میں پیش آنے والے ہر انوکھے واقعہ کا ذکر ضرور کرتا ہے اور سفر حج کے ساتھ تو یہ خصوصیت آج تک باقی ہے کہ جو مکہ سے آتا ہے لوگ اسے گھیر لیتے ہیں اور تفاصیل سفر دریافت کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ خود حاجی صاحب کا مزاج بھی یہی ہوتا ہے کہ اپنے سفر کے جملہ خصوصیات سے لوگوں کو باخبر کر دیں۔ حالانکہ آج کل کے زمانے میں ساری دنیا

سے دس بیس لاکھ افراد ہر سال حج کے لیے جاتے ہیں اور سب ہی واقعات بیان کرتے ہیں۔ ریڈیو سے حالات نشر کیے جاتے ہیں ٹی وی پر پروگرام دکھائے جاتے ہیں اور حاجی صاحب کی واپسی سے پہلے ہی شہر والے اکثر حالات سے باخبر ہو جاتے ہیں۔ لیکن اس کے بعد بھی حاجی صاحب کو بیان کرنے اور دوستوں کو ان کی زبانی سننے کا اشتیاق ضرور رہتا ہے تو جب سرکار دو عالمؐ اپنے اصحابؓ مخلصین کے ساتھ آخری حج کے لیے تشریف لے گئے ہوں گے اور قدم قدم پر بیان احکام کے امکانات ہوں گے اور قافلہ خلاف معمول تین دن کی تاخیر سے اپنے وطن پہونچا ہوگا اور تاخیر کا سبب بھی کڑی دھوپ میں چٹیل میدان میں ایک جلسہ عام ہوگا تو کون ایسا ہوگا جسے اپنے گھر، محلہ، گاؤں اور شہر میں اس واقعہ کو بیان کرنے کا شوق نہ ہوگا اور کون ہوگا جو واپسی کی تاریخ میں تین دن کی تاخیر کا سبب نہ دریافت کرے گا۔ حد یہ ہے کہ جس کو اس اعلان سے اختلاف بھی رہا ہوگا اس نے بھی" واقعہ کو ضرور بیان کیا ہوگا کہ بلا سبب ایک غیر ضروری اعلان کے لیے چٹیل میدان میں روک لیا گیا۔ یا اپنے خاندان کو مسلط کرنے کے لیے ہمیں گرمی میں پریشان کیا گیا۔ یا بھائی کی محبت میں مسلمانوں کی زحمت کا خیال نہیں کیا گیا۔ یا یا یا.. غرضکہ کوئی بھی تاویل اور توجیہ کی جائے اور کسی طرح کے غم و غصہ کا اظہار کیا جائے لیکن واقعہ کا بیان کرنا

ناگزیر ہے اور اس طرح مرسل اعظمؐ کی مکمل حیات میں کسی روایت کو اتنے راوی نہ ملے ہوں گے جتنے راوی حدیث غدیر کو مل گئے تھے۔ یہ اور بات ہے کہ جملہ حاجی صاحبان کو یہ شرف حاصل نہیں ہوا کہ ان کا نام راویوں کی فہرست میں درج ہو جاتا اور ان کا بیان بھی سلسلہ بہ سلسلہ نقل کیا جاتا۔ یا ان کی شخصیت کو اس قدر اہمیت دی جاتی کہ انھیں بھی حدیث کے راویوں میں شمار کر لیا جاتا۔ لیکن تاہم واقعہ کو اس قدر راویوں کا مل جانا اس کے تواتر و تیقن اور قطعیت کے لیے کافی سے زیادہ ہے۔ جملہ غزوات پیغمبرؐ میں اتنا مجمع دیکھنے میں نہیں آیا جتنا غدیر میں تھا لیکن ان کے تفصیلات زبان زد خواص و عوام ہیں تو اس جلسہ کا تذکرہ کیوں کر عالم آشکار نہ ہوگا اور یہی وجہ ہے کہ علماء اسلام نے اپنی کتابوں میں اس اعلان کو نقل کیا ہے۔ صحابہ کرام نے بیان کیا ہے۔ اور مولفین و مصنفین نے اپنی کتابوں کی زینت بنایا ہے۔ یہ افسوس ناک بات ہے کہ جن کو اپنی کتاب کو کلام باری کے بعد کا درجہ دینا تھا ان کی مصلحت نے ایسی اہم حدیث کو نقل نہ ہونے دیا اور یہ خود لفظ مولیٰ کے معنی کے تعین کا بہترین قرینہ ہے جبکہ روایت ان کے شرائط کی بنا پر بھی صحیح اور قابل وثوق و اعتماد تھی۔

نیز یہاں صرف چند کتابوں کا حوالہ درج کیا جاتا ہے جن میں اس روایت کا اندراج ہوا ہے اور جن کے مولفین و مصنفین نے اس حدیث کے تواتر و اعتماد کا اعتراف کیا ہے۔ تفصیلات کے لیے

عبقات الانوار اور الغدیر کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔

تواتر حدیث کے معترفین

۱۔ علامہ شیخ جلال الدین سیوطی صاحب کتاب الازہار المتناثرہ فی الاحادیث المتواترہ۔

۲۔ علامہ جزری صاحب کتاب اسنیٰ المطالب

۳۔ علامہ جمال الدین نیشاپوری صاحب کتاب اربعین

۴۔ صاحب کتاب شرح الجامع الصغیر (السراج المنیر)

۵۔ علامہ الشیخ ضیاء الدین صالح بن مہدی صاحب کتاب الابحاث المسددہ

۶۔ علامہ ابن کثیر شامی در حالات محمد بن جریر طبری (طبقات شافعیہ)

۷۔ علامہ محمد ابن اسماعیل بن صلاح الدین صاحب کتاب التحفۃ العلویہ

۸۔ میرزا مخدوم بن میر عبد الباقی صاحب کتاب نواقض الروافض

۹۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی صاحب کتاب السیف المسلول

۱۰۔ شمس الدین ترکمانی ذہبی

۱۱۔ علامہ ابو القاسم عبد اللہ بن عبد اللہ الحکانی صاحب کتاب دعاۃ الہداۃ الی اداء حق الموالاۃ

۱۲۔ ابو سعید بن ناصر سجستانی صاحب کتاب درایۃ حدیث الولایۃ

۱۳۔ مولوی محمد مبین فرنگی محلی صاحب کتاب وسیلۃ النجاۃ

اس کے علاوہ بے شمار کتابوں میں حدیث، اس کے اسناد اور رواۃ کا تفصیلی تذکرہ موجود ہے۔ علامہ ابوالعباس احمد بن محمد بن عقدہ کی کتاب الولایۃ میں تو حدیث کو صحابہ کی ایک بڑی جماعت سے نقل کیا گیا ہے جیسا کہ علامہ ابن طاؤس نے کتاب الطوائف میں درج کیا ہے اور جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

راویان حدیث غدیر

حضرت ابوبکر۔ حضرت عمرؓ عبداللہ بن عثمان۔ عثمان بن عفان۔ حضرت علیؑ۔ طلحہ بن عبیداللہؓ زبیر بن العوام۔ عبدالرحمان بن عوف۔ سعید بن مالک۔ عباس بن عبدالمطلب۔ امام حسنؑ بن علیؑ۔ امام حسینؑ بن علیؑ۔ عبداللہ بن عباس۔ عبداللہ بن جعفر۔ عبداللہ بن مسعود۔ عمار بن یاسر۔ ابوذر۔ سلمان فارسی۔ اسعد بن زرارہ۔ خزیمہ بن ثابت ابوایوب بن خالد بن زید انصاری۔ عثمان بن حنیف۔ سہل بن حنیف حذیفہ یمانی۔ عبداللہ بن عمر۔ براء بن عازب۔ رفاعہ بن رافع۔ ابولیلیٰ انصاری۔ ابوقدامہ انصاری۔ سہل بن سعد۔ عدی بن حاتم۔ ثابت بن یزید۔ مالک بن الحویرث۔ حبشی بن جنادہ۔ ضمیرہ بن الاسدی۔ عبید بن

عازب انصاری۔ عبداللہ بن ابی اوفیٰ۔ زید بن شراحیل۔ ابوحمرار خادم رسول اللہ۔ ابوفضالہ انصاری۔ عامر بن لیلیٰ غفاری۔ عامر بن واثلہ عبدالرحمان بن عبدالرب انصاری۔ سعد بن جنادہ عوفی، عامر بن عمیر العمیری عبداللہ بن یاعیل۔ حبہ بن جوین۔ عقبہ بن عامر۔ ابوزریب الشاعر۔ ابوشریح خزاعی۔ سمرہ بن جندب۔ سلمہ بن الاکوع۔ زید بن ثابت ابولیلیٰ انصاری، ابوقدامہ انصاری، سہل ابن سعد انصاری، کعب بن بجر، ابوالہیثم بن التیہان، ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص، المقداد بن عمر الکندی، عمر ابی سلمہ، عبداللہ ابن اسید، عوان بن حصین، بریدہ بن حصیب، جلبہ بن عمرو، ابوہریرہ، ابوالبرزہ اسلمی، ابوسعید خدری، جابر بن عبداللہ انصاری بحمد یدبن عبداللہ، زید بن ارقم، ابورافع، ابوعمرہ بن محصن، انس بن مالک، ناجیہ بن عمرو الخزاعی، ابوزینب بن عوف، یعلیٰ بن مرہ، سعید بن عبادہ، خدیفہ بن اسید، ابوسریحہ غفاری، عمرو بن الحمق انصاری، عبدالرحمٰن بن نعیم دیلمی، عطیہ بن بشر، حسان بن ثابت، جابر بن سمرہ، عبداللہ بن ثابت، ابوجحیفہ، وہب بن عبداللہ، ابوامامہ انصاری، عامر بن لیلیٰ بن حمزہ، جندب بن سفیان، امامہ بن زید، وحشی بن حرب، قیس بن ثابت، عبدالرحمان بن بدیح، حبیب بن بدیل بن ورقا الخزاعی۔ فاطمہؑ بنت رسول اللہ، عائشہ بنت ابی بکر، ام سلمہؓ، ام ہانی، فاطمہؓ بنت حمزہؓ اسماء بنت عمیس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ غدیر

ساری تعریف اس اللہ کے لیے ہے جو اپنی یکتائی میں بلند اور اپنی انفرادی شان کے باوجود قریب ہے وہ سلطنت کے اعتبار سے جلیل اور ارکان کے اعتبار سے عظیم ہے۔ وہ اپنی منزل پر رہ کر بھی اپنے علم سے ہر شئی کا احاطہ کیے ہوئے ہے اور اپنی قدرت اور اپنے برہان کی بنا پر تمام مخلوقات کو قبضہ میں رکھے ہوئے ہے ہمیشہ سے بزرگ ہے اور ہمیشہ قابل حمد رہے گا۔ بلندیوں کا پیدا کرنے والا فرش زمین کا بچھانے والا آسمان و زمین پر اختیار رکھنے والا بے نیاز پاکیزہ صفات ملائکہ اور روح کا پروردگار تمام مخلوقات پر فضل و کرم کرنے والا اور تمام ایجادات پر مہربانی کرنے والا ہے وہ ہر آنکھ کو دیکھتا ہے اگرچہ کوئی آنکھ اسے نہیں دیکھتی، وہ صاحب علم و کرم ہے اس کی رحمت ہر شئی کے لیے وسیع اور اس کی نعمت کا احسان ہر شئی پر قائم ہے۔ انتقام میں جلدی نہیں کرتا اور مستحقین عذاب کو عذاب دینے میں عجلت سے کام نہیں لیتا۔ مخفی امور کو جانتا ہے اور چیزوں سے باخبر ہے پوشیدہ چیزیں اس پر مخفی نہیں رہتیں۔ اور مخفی امور اس پر مشتبہ

نہیں ہوتے۔ وہ ہر شئی پر محیط اور ہر چیز پر غالب ہے اس کی قوت ہر شئی میں اور اس کی قدرت ہر چیز پر ہے۔ وہ بے مثل ہے اور شئی کو شئی بنانے والا ہے۔ ہمیشہ رہنے والا انصاف کرنے والا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں وہ عزیز و حکیم ہے۔ نگاہوں کی رسائی سے بالاتر ہے اور ہر نگاہ کو اپنی نظر میں رکھتا ہے کہ وہ لطیف بھی ہے اور خبیر بھی۔ کوئی شخص اس کے وصف کو پا نہیں سکتا اور کوئی اس کے ظاہر و باطن کا ادراک نہیں کر سکتا۔ مگر اتنا ہی جتنا اس نے خود بتا دیا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ ایسا خدا ہے جس کی پاکیزگی زمانہ پر محیط اور جس کا نور ابدی ہے۔ اس کا حکم نافذ ہے۔ نہ اس کا کوئی مشیر ہے نہ تقدیر نہ کوئی اس کا شریک ہے اور نہ اس کی تدبیر میں کوئی فرق ہے۔ جو کچھ بنایا وہ بغیر کسی نمونہ کے بنایا۔ اور جسے بھی خلق کیا بغیر کسی کی اعانت یا فکر و نظر کی زحمت کے بنایا جسے بنایا وہ بن گیا اور جسے خلق کیا وہ خلق ہو گیا وہ خدا ہے لا شریک ہے۔ جس کی صفت محکم اور جس کا سلوک بہترین ہے۔

وہ ایسا عادل ہے جو ظلم نہیں کرتا اور ایسا بزرگ و برتر ہے کہ ہر شئی کی بازگشت اسی کی طرف ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ ہر شئی اس کی قدرت کے سامنے متواضع اور ہر چیز اس کی ہیبت کے سامنے خاضع ہے وہ تمام ملکوں کا مالک تمام آسمانوں کا خالق شمس و قمر پر

اختیار رکھنے والا ہر ایک کو ایک معین مدت کے لیے چلانے والا دن کو رات اور رات کو دن پر حاوی کرنے والا۔ ظالموں کی کمر توڑنے والا۔ شیطانوں کو ہلاک کرنے والا ہے۔ نہ اس کی کوئی ضد ہے نہ مثل۔ وہ یکتا ہے بے نیاز ہے نہ اس کا کوئی باپ ہے نہ بیٹا نہ ہمسر خدائے واحد اور رب مجید ہے جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے جو ارادہ کرتا ہے پورا کر دیتا ہے۔ جاننے والا احصا کرنے والا موت وحیات کا مالک، فقر و غنا کا صاحب اختیار، ہنسانے والا، رلانے والا، قریب کرنے والا، دور ہٹا دینے والا، عطا کرنے والا، روک لینے والا ہے ملک اسی کے اختیار میں ہے اور حمد اسی کیلئے زیبا ہے اسی کے قبضہ میں وہ ہر شئی پر قادر ہے رات کو دن اور دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے۔ اس عزیز و غفار کے علاوہ کوئی خدا نہیں۔ وہ دعاؤں کا قبول کرنے والا عطاؤں کو بکثرت دینے والا سانسوں کا شمار کرنے والا اور انسان و جنات کا پروردگار ہے۔ اس کے لیے کوئی شئی مشتبہ نہیں وہ فریادیوں کی فریاد سے پریشان نہیں ہوتا اور اسے گڑگڑانے والوں کا اصرار خستہ حال نہیں کرتا۔ نیک کرداروں کا بچانے والا طالبان فلاح کو توفیق دینے والا اور عالمین کا مولا و حاکم ہے۔ اس کا حق ہر مخلوق پر یہ ہے کہ راحت و تکلیف اور نرم و گرم میں اس کی حمد و ثنا کرے اور اس کی نعمتوں کا شکریہ ادا کرے۔ میں اس پر اور اس کے ملائکہ اس کے رسولوں اور اس کی کتابوں پر ایمان رکھتا ہوں اس کے حکم کو

سنتا ہوں اور اطاعت کرتا ہوں اس کی مرضی کی طرف سبقت کرتا ہوں اور اس کے فیصلہ کے سامنے سراپا تسلیم ہوں اسلیئے اس کی اطاعت میرا فرض ہے اور اس کے عتاب کے خوف کی بنا پر اس لیے کہ نہ کوئی اس کی تدبیر سے بچ سکتا ہے اور نہ کسی کو اس کے ظلم کا خطرہ ہے میں اپنے لیے بندگی اور اس کے لیے ربوبیت کا اقرار کرتا ہوں اور اس کے پیغام وحی کو پہونچانا چاہتا ہوں کہیں ایسا نہ ہو کہ کوتاہی کی شکل میں وہ عذاب نازل ہو جائے جس کا دفع کرنے والا کوئی نہ ہو۔ اس خدائے وحدہ لاشریک نے مجھے بتایا کہ اگر میں نے اس پیغام کو نہ پہونچایا تو اس کی رسالت کی تبلیغ نہیں کی۔ اور اس نے میرے لیے حفاظت کی ضمانت لی ہے۔ اس خدائے کریم نے یہ حکم دیا ہے کہ اے رسول جو حکم تمہاری طرف علیؑ کے بارے میں نازل کیا گیا ہے اسے پہونچادو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو رسالت کی تبلیغ نہیں کی اور اللہ تمھیں لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔

ایہا الناس میں نے حکم کی تعمیل میں کوئی کوتاہی نہیں کی اور میں اس آیت کا سبب واضح کردینا چاہتا ہوں کہ جبریل بار بار میرے پاس یہ حکم پروردگار لیکر نازل ہوئے کہ میں اسی مقام پر ٹھہر کر ہر سفید و سیاہ کو یہ اطلاع دیدوں کہ علیؑ بن ابیطالب میرے بھائی وصی جانشین اور میرے بعد امام ہیں۔ ان کی منزل میرے لیے ویسی ہے جیسے موسیٰ کے لیے ہارون صرف یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ

ہوگا وہ اللہ و رسول کے بعد تمھارے حاکم ہیں اور اس کا اعلان خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے کہ بس تمھارا ولی اللہ ہے اور اس کا رسول اور وہ صاحبان ایمان جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکواۃ ادا کرتے ہیں۔

علی ابن ابیطالب نے نماز قائم کی ہے اور حالت رکوع میں زکواۃ دی ہے وہ ہر حال میں رضاء الہٰی کے طلب گار ہیں میں نے جبرئیل کے ذریعہ یہ گزارش کی کہ اس وقت تمھارے سامنے اس پیغام کو پہونچانے سے معذور رکھا جائے اس لیے کہ متقین کی قلت ہے اور منافقین کی کثرت۔ فساد کرنے والے بد عمل اور اسلام کا مذاق اڑانے والے منافقین کی مکاری کا بھی خطرہ ہے۔ جن کے بارے میں خدا نے صاف کہہ دیا ہے کہ یہ اپنی زبانوں سے وہ کہتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں ہے اور یہ اسے معمولی بات سمجھتے ہیں حالانکہ پیش پروردگار یہ بہت بڑی بات ہے ان لوگوں نے بارہا مجھے اذیت پہونچائی ہے یہاں تک کہ مجھے کان کہنے لگے ہیں۔ اور ان کا خیال تھا کہ میں ایسا ہی ہوں اسی لیے خدا نے آیت نازل کی کہ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو نبی کو اذیت دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو فقط کان ہیں تو پیغمبر کہہ دیجیے کہ اگر ایسا ہے تو تمھارے حق میں یہی خیر ہے۔ ورنہ میں چاہوں تو ایک ایک کا نام بھی بتا سکتا ہوں اور اس کی طرف اشارہ بھی کر سکتا ہوں اور لوگوں

کے لیے نشاندھی بھی کر سکتا ہوں لیکن میں ان معاملات میں کرم اور بزرگی سے کام لیتا ہوں۔ لیکن ان تمام باتوں کے باوجود مرضیٔ خدا یہی ہے کہ میں اس حکم کی تبلیغ کر دوں۔ لہٰذا لوگو! ہوشیار رہو کہ اللہ نے علیؑ کو تمہارا ولی اور امام بنا دیا ہے اور ان کی اطاعت کو تمام مہاجرین انصار اور ان کے تابعین اور ہر شہری، دیہاتی، عجمی، عربی، آزاد، غلام، صغیر، کبیر، سیاہ، سفید پر واجب کر دیا ہے۔ ہر توحید پرست کے لیے ان کا حکم جاری ان کا امر نافذ اور ان کا قول قابل اطاعت ہے ان کا مخالف ملعون اور ان کا پیرو مستحق رحمت ہے۔ جو ان کی تصدیق کرے گا اور ان کی بات سن کر اطاعت کرے گا اللہ اس کے گناہوں کو بخش دے گا۔

ایہا الناس یہ اس مقام پر میرا آخری قیام ہے لہٰذا میری بات سنو اور اطاعت کرو اور اپنے پروردگار کے حکم کو تسلیم کرو۔ اللہ تمہارا رب، ولی اور پروردگار ہے اور اس کے بعد اس کا رسول محمدؐ تمہارا حاکم جو آج تم سے خطاب کر رہا ہے۔ اس کے بعد علیؑ تمہارا ولی اور بحکم خدا تمہارا امام ہے۔ اس کے بعد امامت میری ذریت اور اس کی اولاد میں تا روز قیامت باقی رہے گی۔

حلال وہی ہے جس کو اللہ نے حلال کیا اور حرام وہی ہے جس کو اللہ نے حرام کیا۔ یہ سب اللہ نے مجھے بتایا تھا اور میں نے تم سے بیان کیا ہے

علم کو علیؑ کے حوالہ کر دیا۔ ایہا الناس کوئی علم ایسا نہیں ہے۔ جو اللہ نے مجھے عطا نہ کیا ہو اور جو کچھ خدا نے مجھے عطا کیا تھا۔ سب میں نے علیؑ کے حوالہ کر دیا۔ یہ امام المتقین بھی ہے اور امام المبین بھی ہے۔

ایہا الناس علیؑ سے بھٹک نہ جانا ان سے بیزار نہ ہو جانا اور ان کی ولایت کا انکار نہ کر دینا کہ وہی حق کی طرف ہدایت کرنے والے حق پر عمل کرنے والے باطل کو فنا کر دینے والے اور اس سے روکنے والے ہیں انھیں اس راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں ہوتی۔ وہ سب سے پہلے اللہ و رسولؐ پر ایمان لائے اور اپنے جی جان سے رسولؐ پر قربان تھے ہمیشہ خدا کے رسولؐ کے ساتھ رہے جبکہ رسول کے علاوہ کوئی عبادت خدا کرنے والا نہ تھا۔ ایہا الناس انھیں افضل قرار دو کہ انھیں اللہ نے فضیلت دی ہے اور انھیں قبول کرو کہ انھیں اللہ نے امام بنایا ہے۔ ایہا الناس وہ اللہ کی طرف سے امام ہیں اور جو ان کی ولایت کا انکار کرے گا نہ اس کی توبہ قبول ہو گی اور نہ اس کی بخشش کا کوئی امکان ہے بلکہ اللہ کا حق ہے کہ وہ اس امر پر مخالفت کرنے والے پر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے بدترین عذاب نازل کر دے۔ لہٰذا تم ان کی مخالفت سے بچو کہیں ایسا نہ ہو کہ اس جہنم میں داخل ہو جاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں اور جس کو کفار کے لیے مہیا کیا گیا ہے۔

ایہا الناس خدا گواہ ہے کہ سابق کے تمام انبیاء و مرسلین کو میری بشارت دی گئی ہے اور میں خاتم الانبیاء و المرسلین اور زمین و آسمان کی تمام مخلوقات کے لیے حجت پروردگار ہوں۔ جو اس بات میں شک کرے گا۔ وہ گزشتہ جاہلیت جیسا کافر ہو جائے گا اور جس نے میری کسی ایک بات میں بھی شک کیا اس نے گویا تمام باتوں کو مشکوک قرار دیا اور اس کا انجام جہنم ہے۔

ایہا الناس اللہ نے جو مجھے یہ فضیلت عطا کی ہے۔ یہ اس کا کرم اور احسان ہے۔ اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے اور وہ ہمیشہ تا ابد اور ہر حال میں میری حمد کا حقدار ہے۔

ایہا الناس علیؑ کی فضیلت کا اقرار کرو کہ وہ میرے بعد ہر مرد و زن سے افضل و برتر ہے۔ اللہ نے ہمارے ہی ذریعہ رزق کو نازل کیا ہے اور مخلوقات کو باقی رکھا ہے جو میری اس بات کو رد کردے وہ ملعون ہے ملعون ہے اور مغضوب ہے مغضوب ہے جبریل نے مجھے یہ خبر دی کہ پروردگار کا ارشاد ہے کہ جو علیؑ سے دشمنی کرے گا اور انھیں اپنا حاکم تسلیم نہ کرے گا اس پر میری لعنت اور میرا غضب ہے لہٰذا ہر شخص کو یہ دیکھنا چاہیئے کہ اس نے کل کے لیے کیا مہیا کیا ہے اس کی مخالفت کرتے وقت اللہ سے ڈرو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ قدم راہ حق سے پھسل جائیں اور اللہ تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہے۔

ایہا الناس علیؑ وہ جنب اللہ ہے جس کے بارے میں قرآن میں یہ کہا گیا ہے کہ ظالمین افسوس کریں گے کہ انھوں نے جنب اللہ کے بارے میں کوتاہی کی۔

ایہا الناس قرآن میں فکر کرو اس کی آیات کو سمجھو، محکمات کو نگاہ میں رکھو اور متشابہات کے پیچھے نہ پڑو۔ خدا کی قسم قرآن مجید کے احکام اور اس کی تفسیر کو اس کے علاوہ کوئی واضح نہ کر سکے گا جس کا ہاتھ میرے ہاتھ میں ہے اور جس کا بازو تھام کر میں نے بلند کیا ہے اور جس کے بارے میں میں یہ بتا رہا ہوں کہ جس کا میں مولا ہوں اُس کا یہ علیؑ مولا ہے۔ یہ علی بن ابی طالب میرا بھائی بھی ہے اور وصی بھی۔ اس کی محبت کا حکم اللہ کی طرف سے ہے جو مجھ پر نازل ہوا ہے۔

ایہا الناس علیؑ اور میری اولاد طیبین ثقل اصغر ہیں اور قرآن ثقل اکبر ہے ان میں ہر ایک دوسرے کی خبر دیتا ہے اور اس سے جدا نہ ہو گا یہاں تک کہ دونوں حوض کوثر پر وارد ہوں یہ میری اولاد مخلوقات میں احکام خدا کے امین اور زمین میں ملک خدا کے حکام ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ میں نے تبلیغ کر دی میں نے پیغام پہونچا دیا۔ میں نے بات سنا دی۔ میں نے حق کو واضح کر دیا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ جو اللہ نے کہا وہ میں نے دہرا دیا

پھر آگاہ ہو جاؤ کہ امیر المومنین میرے اس بھائی کے علاوہ کوئی نہیں اور اس کے علاوہ یہ منصب کسی کے لیے سزاوار نہیں۔

(اس کے بعد علیؑ کو اپنے ہاتھوں پر اتنا بلند کیا کہ ان کے قدم رسولؐ کے گھٹنوں کے برابر ہو گئے اور فرمایا)

ایہا الناس یہ علیؑ میرا بھائی اور وصی اور میرے علم کا مخزن اور امت پر میرا خلیفہ ہے۔ یہ خدا کی طرف دعوت دینے والا اس کی مرضی کے مطابق عمل کرنے والا اس کے دشمنوں سے جہاد کرنے والا۔ اس کی اطاعت پر ساتھ دینے والا۔ اس کی معصیت سے روکنے والا۔ اس کے رسولؐ کا جانشین۔ مومنین کا امیر امام ہادی اور بیعت شکن، ظالم اور خارجی افراد سے جہاد کرنے والا ہے۔ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ حکم خدا سے کہہ رہا ہوں میری کوئی بات بدل نہیں سکتی خدایا علیؑ کے دوست کو دوست رکھنا اور علیؑ کے دشمن کو دشمن قرار دینا ان کے منکر پر لعنت کرنا اور ان کے حق کا انکار کرنے والے پر غضب نازل کرنا۔ پروردگار تو نے یہ وحی کی تھی کہ امامت علیؑ کے لیے ہے اور تیرے حکم سے میں نے انھیں مقرر کیا ہے۔ جس کے بعد تو نے دین کو کامل کر دیا۔ نعمت کو تمام کر دیا اور اسلام کو پسندیدہ دین قرار دیدیا اور یہ اعلان کر دیا کہ جو اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرے گا وہ دین قبول نہ کیا جائے گا اور وہ شخص آخرت میں خسارہ والوں میں ہوگا۔ پروردگارا میں

تجھے گواہ قرار دیتا ہوں کہ میں نے تیرے حکم کی تبلیغ کر دی۔

ایہاالناس اللہ نے دین کی تکمیل علیؑ کی امامت سے کی ہے لہٰذا جو علیؑ اور ان کے صلب سے آنے والی میری اولاد کی امامت کا اقرار نہ کرے گا۔ اس کے اعمال برباد ہو جائیں گے وہ جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا ایسے لوگوں کے عذاب میں کوئی تخفیف نہ ہوگی اور نہ ان پر نگاہ رحمت کی جائے گی۔

ایہاالناس یہ علیؑ ہے تم سے سب سے زیادہ میری مدد کرنے والا مجھ سے قریب تر اور میری نگاہ میں عزیز تر ہے۔ اللہ اور میں دونوں اس سے راضی ہیں قرآن مجید میں جو بھی رضا کی آیت ہے وہ اس کے بارے میں ہے اور جہاں بھی یا ایہا الذین آمنوا کہا گیا ہے اس کا پہلا مخاطب یہی ہے ہر آیت مدح اسی کے بارے میں ہے۔ ہل اتیٰ میں جنت کی شہادت اسی کے حق میں دی گئی ہے اور یہ سورہ اس کے علاوہ کسی غیر کی مدح میں نہیں نازل ہوا ہے۔

ایہاالناس یہ دین خدا کا مددگار، رسول خدا سے دفاع کرنے والا متقی پاکیزہ صفت، ہادی اور مہدی ہے۔ تمہارا نبی بہترین نبی اور اس کا وصی بہترین وصی ہے اور اس کی اولاد بہترین اوصیاء ہیں۔

ایہا الناس ہر نبی کی ذریت اس کے صلب سے ہوتی ہے اور میری ذریت علیؑ کی صلب سے۔

ایہا الناس ابلیس آدم کے مسئلہ میں حسد کا شکار ہوا لہٰذا خبردار تم علیؑ سے حسد نہ کرنا کہ تمہارے اعمال برباد ہو جائیں اور تمہارے قدموں میں لغزش پیدا ہو جائے۔ آدم صفی اللہ ہونے کے باوجود ایک ترک اولیٰ پر زمین میں بھیج دیے گئے تو تم کیا ہو اور تمہاری کیا حقیقت۔ تم میں تو دشمنان خدا بھی پائے جاتے ہیں یاد رکھو علیؑ کا دشمن صرف شقی ہوگا اور علیؑ کا دوست صرف تقی ہوگا اس پر ایمان رکھنے والا صرف مومن مخلص ہی ہو سکتا ہے اور انھیں کے بارے میں سورۂ عصر نازل ہوا ہے۔

ایہا الناس میں نے خدا کو گواہ بنا کر اپنے پیغام کو پہونچا دیا اور رسول کی ذمہ داری اس سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔

ایہا الناس اللہ سے ڈرو۔ جو ڈرنے کا حق ہے۔ اور خبردار اس وقت تک دنیا سے نہ جانا جب تک اس کے اطاعت گزار نہ ہو جاؤ۔

ایہا الناس اللہ اس کے رسولؐ اور اس نور پر ایمان لاؤ جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا ہے۔ قبل اس کے کہ خدا اچھے چہروں کو بگاڑ دے اور انھیں پشت کی طرف پھیر دے۔

ایہا الناس نور کی پہلی منزل میں ہوں میرے بعد علیؑ اور ان کے بعد

ان کی نسل ہے اور یہ سلسلہ اس مہدی قائم تک برقرار رہے گا جو اللہ کا حق اور ہمارا حق حاصل کرے گا اس لیے کہ اللہ نے ہم کو تمام مقصرین معاندین مخالفین خائنین آثمین اور ظالمین کے مقابلہ میں اپنی حجت قرار دیا ہے۔

ایہا الناس میں تمھیں باخبر کرنا چاہتا ہوں کہ میں تمھارے لیے اللہ کا نمائندہ ہوں جس سے پہلے بہت سے رسول گزر چکے ہیں تو کیا میں مر جاؤں یا قتل ہو جاؤں تو تم اپنے پرانے دین پر پلٹ جاؤ گے تو یاد رکھو جو پلٹ جائے گا وہ اللہ کا کوئی نقصان نہیں کرے گا اور اللہ شکر کرنے والوں کو جزا دینے والا ہے۔

آگاہ ہو جاؤ کہ علیؑ کے صبر و شکر کی تعریف کی گئی ہے اور ان کے بعد میری اولاد کو صابر و شاکر قرار دیا گیا ہے جو ان کے صلب سے ہے۔

ایہا الناس اللہ پر اپنے اسلام کا احسان نہ رکھو کہ وہ تم سے ناراض ہو جائے اور تم پر اس کی طرف سے عذاب نازل ہو جائے کہ وہ مسلسل تم کو نگاہ میں رکھے ہوئے ہے۔

ایہا الناس عنقریب میرے بعد ایسے راہنما پیدا ہوں گے جو جہنم کی دعوت دیں گے اور روز قیامت کوئی ان کا مددگار نہ ہوگا اللہ اور میں دونوں ان لوگوں سے بری اور بیزار ہیں۔

ایہاالناس یہ لوگ اور ان کے اتباع و انصار سب جہنم کے پست ترین درجے میں ہوں گے اور یہ متکبر لوگوں کا بدترین ٹھکانا ہے آگاہ ہو جاؤ کہ یہ لوگ اصحاب صحیفہ ہیں لہذا ان کے صحیفہ پر تمہیں نگاہ رکھنی چاہیئے لوگوں کی قلیل جماعت کے علاوہ سب صحیفہ کی بات بھول چکے ہیں آگاہ ہو جاؤ کہ میں امامت کو امانت اور قیامت تک کے لیے اپنی اولاد میں وراثت قرار دے کر جا رہا ہوں اور مجھے جس امر کی تبلیغ کا حکم دیا گیا تھا میں نے اس کی تبلیغ کر دی تاکہ ہر حاضر و غائب موجود و غیر موجود مولود و غیر مولود سب پر حجت تمام ہو جائے اب حاضر کا فریضہ ہے کہ یہ پیغام غائب تک پہنچائے اور ہر باپ کا فریضہ ہے کہ قیامت تک اس پیغام کو اپنی اولاد کے حوالے کرتا رہے اور عنقریب لوگ اس کو غصبی ملکیت بنا لیں گے خدا غاصبین پر لعنت کرے قیامت میں تمام حقیقتیں کھل کے سامنے آجائیں گی اور آگ کے شعلے برسائے جائیں گے جب کوئی کسی کی مدد کرنے والا نہ ہوگا۔

ایہاالناس اللہ تم کو انھیں حالات میں نہ چھوڑے گا جب تک خبیث اور طیب کو الگ الگ نہ کر دے اور اللہ تم کو غیب پر باخبر کرنے والا نہیں ہے۔

ایہاالناس کوئی قریہ ایسا نہیں ہے جسے اللہ اس کی تکذیب کی بنا پر ہلاک نہ کر دے وہ اسی طرح ظالم بستیوں کو ہلاک کرتا

رہنما تمھارے امام اور عالم ہیں یہ اللہ کا وعدہ ہے اور اللہ صادق الوعد ہے۔

ایہا الناس تم سے پہلے بہت سے لوگ گمراہ ہو چکے ہیں اور اللہ ہی نے ان لوگوں کو ہلاک کیا ہے اور وہی بعد کے ظالمین کو ہلاک کرنے والا ہے۔

ایہا الناس اللہ نے امر و نہی کی مجھے ہدایت کی ہے اور میں نے اسے علیؑ کے حوالہ کر دیا ہے وہ امر و نہی الٰہی سے باخبر ہیں ان کے امر کی اطاعت کرو تاکہ سلامتی پاؤ ان کی پیروی کرو تاکہ ہدایت پاؤ ان کے روکنے پر رک جاؤ تاکہ راہ راست پر آجاؤ ان کی مرضی پر چلو اور مختلف راستوں پر منتشر نہ ہو جاؤ میں وہ صراط مستقیم ہوں جس کے اتباع کا خدا نے حکم دیا ہے پھر میرے بعد علیؑ ہیں اور ان کے بعد میری اولاد جو ان کے صلب سے ہے یہ سب وہ امام ہیں جو حق کے ساتھ ہدایت کرتے ہیں اور حق کے ساتھ انصاف کرتے ہیں الحمد للہ رب العالمین (سورۂ حمد کی تلاوت کرنے کے بعد آپ نے فرمایا) یہ سورہ میرے اور میری اولاد کے بارے میں نازل ہوا ہے اس میں اولاد کے لیے عمومیت بھی ہے اور اولاد کے ساتھ خصوصیت بھی۔ یہی میری اولاد وہ اولیاء اللہ ہیں جن کے لیے نہ کوئی خوف ہے اور نہ کوئی حزن! یہ حزب اللہ ہیں جو ہمیشہ غالب رہنے والے ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ کہ دشمنان

علیؑ ہی اہل تفرقہ اہل تعدی اور برادران شیطان ہیں جن میں ایک دوسرے کیطرف مہمل باتوں کے خفیہ اشارے کرتا رہتا ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ ان کے دوست ہی مومنین برحق ہیں جن کا ذکر پروردگار نے اپنی کتاب میں کیا ہے "تم کسی ایسی قوم کو جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہو نہ دیکھو گے کہ وہ اللہ اور رسولؐ کے دشمنوں سے محبت رکھیں ......

آگاہ ہو جاؤ کہ ان کے دوست ہی وہ افراد ہیں جن کی توصیف پروردگار نے اس انداز سے کی ہے۔" جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے آلودہ نہیں کیا انھیں کے لیے امن ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں" آگاہ ہو جاؤ کہ ان کے دوست ہی وہ ہیں جو جنت میں امن و سکون کے ساتھ داخل ہوں گے اور ملائکہ سلام کے ساتھ یہ کہہ کے ان کا استقبال کریں گے کہ تم طیب و طاہر ہو لہذا جنت میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے داخل ہو جاؤ

آگاہ ہو جاؤ کہ ان کے دوست ہی وہ ہیں جن کے بارے میں ارشاد الٰہی ہے کہ یہ جنت میں بغیر حساب داخل ہوں گے۔

آگاہ ہو جاؤ کہ ان کے دشمن ہی وہ ہیں جو جہنم میں تپائے جائیں گے اور جہنم کی آواز اس عالم میں سنیں گے کہ اس کے شعلے بھڑک رہے ہوں گے اور ہر داخل ہونے والا گروہ دوسرے گروہ پر لعنت کرے گا۔

آگاہ ہو جاؤ کہ ان کے دشمن ہی وہ ہیں جن کے بارے

میں پروردگار کا فرمان ہے کہ جب کوئی گروہ داخل جہنم ہوگا تو جہنم کے خازن سوال کریں گے کہ تمھارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا؟

آگاہ ہو جاؤ کہ ان کے دوست ہی وہ ہیں جو اللہ سے از غیب ڈرتے ہیں اور انھیں کے لیے مغفرت اور اجر عظیم ہے۔

ایہا الناس دیکھو جنت و جہنم میں کتنا بڑا فاصلہ ہے ہمارا دشمن وہ ہے جس کی اللہ نے مذمت کی ہے اس پر لعنت کی ہے اور ہمارا دوست وہ ہے جس کو اللہ دوست رکھتا ہے اور اس کی تعریف کی ہے۔

ایہا الناس آگاہ ہو جاؤ کہ میں ڈرانے والا ہوں اور علیؑ ہادی ہیں ایہا الناس میں نبیؐ ہوں اور علیؑ میرے وصی ہیں یاد رکھو کہ آخری امام ہمارا ہی قائم مہدیؑ ہے وہی ادیان پر غالب آنے والا اور ظالموں سے انتقام لینے والا ہے، وہی قلعوں کا فتح کرنے والا اور ان کا منہدم کرنے والا ہے، وہی مشرکین کے ہر گروہ کا قاتل اور اولیاء اللہ کے ہر خون کا انتقام لینے والا ہے، وہی دین خدا کا مددگار اور ولایت کے عمیق سمندر سے سیراب کرنے والا ہے۔

وہی ہر صاحب فضل پر اس کے فضل اور ہر جاہل پر اس کی جہالت کا نشان لگانے والا ہے

آگاہ ہو جاؤ کہ وہی اللہ کا منتخب اور پسندیدہ ہے وہی ہر علم کا وارث اور اس پر احاطہ رکھنے والا ہے وہی پروردگار کی طرف سے خبر دینے والا اور امرِ ایمانی کی تنبیہ کرنے والا ہے وہی رشید اور صراطِ مستقیم پر چلنے والا ہے اسی کو اللہ نے اپنا قانون سپرد کیا ہے اور اسی کی بشارت دورِ سابق میں دی گئی ہے وہی حجت باقی ہے اور اس کے بعد کوئی حجت نہیں ہر حق اس کے ساتھ ہے اور ہر نور اس کے پاس ہے اس پر غالب آنے والا کوئی نہیں وہ زمین پر خدا کا حاکم مخلوقات میں اس کی طرف سے حکم اور خفیہ اور علانیہ ہر مسئلہ میں اس کا امین ہے۔

ایہا الناس میں نے سب بیان کر دیا اور سمجھا دیا اب میرے بعد یہ علیؑ تمھیں سمجھائیں گے آگاہ ہو جاؤ کہ میں تمھیں خطبہ کے اختتام پر اس بات کی دعوت دیتا ہوں کہ پہلے میرے ہاتھ پر ان کی بیعت کا اقرار کرو ان کے بعد ان کے ہاتھ پر بیعت کرو میں نے اللہ کے ہاتھ اپنا نفس بیچا ہے اور علیؑ نے میری بیعت کی ہے اور میں تم سے علیؑ کی بیعت لے رہا ہوں جو اس بیعت کو توڑ دے گا وہ اپنا ہی نقصان کرے گا۔

ایہاالناس یہ حج یہ عمرہ اور یہ صفاومروہ سب شعائر اللہ ہیں لہٰذا حج اور عمرہ کرنے والے کا فرض ہے کہ وہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرے۔

ایہاالناس خانۂ خدا کا حج کرو جو لوگ یہاں آجاتے ہیں وہ بے نیاز ہوجاتے ہیں اور جو اس سے الگ ہوجاتے ہیں وہ محتاج ہوجاتے ہیں ایہاالناس کوئی مومن کسی موقف میں وقوف نہیں کرتا مگر یہ کہ خدا اس وقت تک کے گناہ معاف کردیتا ہے لہٰذا حج کے بعد اسے از سر نو نیک اعمال کا سلسلہ شروع کرنا چاہیئے۔

ایہاالناس حجاج خدا کی طرف سے محل امداد ہیں اور ان کے اخراجات کا اس کی طرف سے معاوضہ دیا جاتا ہے اور اللہ کسی کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔

ایہاالناس پورے دین اور معرفت احکام کے ساتھ حج بیت اللہ کرو اور جب وہاں سے واپس ہو تو مکمل توبہ اور ترک گناہ کے ساتھ۔

ایہاالناس نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو جس طرح کہ اللہ نے تمھیں حکم دیا ہے اگر وقت زیادہ گذر گیا ہے اور تم نے کوتاہی و نسیان سے کام لیا ہے تو علی تمھارے ولی اور تمھارے لیے وہ احکام کے بیان کرنے والے ہیں جن کو اللہ نے میرے بعد معین کیا ہے اور میرا جانشین بنایا ہے وہ تمھارے ہر سوال کا جواب دیں گے اور جو کچھ تم نہیں جانتے ہو سب بیان کردیں گے آگاہ ہوجاؤ کہ حلال

حرام اتنے زیادہ ہیں کہ سب کا احصاء اور بیان ممکن نہیں ہے لہذا میں تمام حلال و حرام کی امر و نہی اس مقام پر یہ کہہ کر بیان کیے دیتا ہوں کہ میں تم سے علی کی بیعت لے لوں اور تم سے یہ عہد لے لوں کہ جو پیغام علی اور ان کے بعد کے ائمہ کے بارے میں خدا کی طرف سے لایا ہوں ۔ تم ان سب کا اقرار کرلو۔

کہ یہ سب مجھ سے ہیں اور ان میں ایک امت قیام کرنے والی ہے جن میں سے مہدیؑ بھی ہے جو قیامت تک حق کے ساتھ فیصلہ کرتا رہے گا۔

ایہا الناس میں نے جس جس حلال کی رہنمائی کی ہے اور جس جس حرام سے رد کا ہے کسی سے نہ رجوع کیا ہے اور نہ ان میں کوئی تبدیلی کی ہے لہذا تم اسے یاد رکھو اور محفوظ کرلو۔ ایک دوسرے کو نصیحت کرتے رہو اور کسی طرح کی تبدیلی نہ کرنا آگاہ ہو جاؤ کہ میں پھر دوبارہ کہہ رہا ہوں کہ نماز قائم کرو زکوۃ ادا کرو نیکیوں کا حکم دو برائیوں سے روکو اور یہ یاد رکھو کہ امر بالمعروف کی اصل یہ ہے کہ میری بات کو ان تک پہونچ جاؤ اور جو لوگ نہیں ہیں ان تک پہونچاؤ اور اس کے قبول کرنے کا حکم دو اور اس کی مخالفت سے منع کرو۔

اس لیے کہ یہی اللہ کا حکم ہے اور یہی میرا حکم بھی ہے اور

امام معصوم کو چھوڑ کر نہ کوئی امر بالمعروف ہو سکتا ہے اور نہ نہی عن المنکر

ایہا الناس قرآن نے بھی تمھیں سمجھایا ہے کہ علیؑ کے بعد امام ان کی اولاد ہے اور میں نے بھی سمجھایا ہے یہ سب میرے اور علیؑ کے اجزاء ہیں جیسا کہ پروردگار نے فرمایا ہے کہ اللہ نے انھیں اولاد میں کلمہ باقیہ قرار دیدیا ہے اور میں نے بھی کہا کہ جب تک تم قرآن اور عترت سے متمسک رہو گے گمراہ نہ ہو گے۔

ایہا الناس تقویٰ اختیار کرو تقویٰ۔ قیامت سے ڈرو کہ اس کا زلزلہ بڑی عظیم شئی ہے موت، حساب، میزان اللہ کی بارگاہ کا محاسبہ ثواب اور عذاب سب کو یاد کرو کہ وہاں نیکیوں پر ثواب ملتا ہے اور برائی کرنے والے کا جنت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

ایہا الناس تم اتنے زیادہ ہو کہ ایک ایک میرے ہاتھ پر ہاتھ مار کر بیعت نہیں کر سکتے ہو لہذا اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمھاری زبان سے علیؑ کے امیرالمومنین ہونے اور ان کے بعد کے ائمہ جو ان کی صلب سے میری ذریت ہیں سب کی امامت کا اقرار لے لوں لہذا تم سب مل کر کہو ہم سب آپ کی بات کے سننے والے ہیں اطاعت کرنے والے راضی رہنے والے اور علیؑ اور اولاد علیؑ کے بارے میں جو پروردگار کا پیغام پہونچایا ہے اس کے سامنے سر تسلیم خم کرنے والے ہیں ہم اس بات پر اپنے دل اپنی روح اپنی زبان اور اپنے ہاتھوں سے بیعت کر رہے ہے

ہیں اسی پر زندہ رہیں گے اسی پر مریں گے اور اسی پر دوبارہ اٹھیں گے نہ کوئی تغیر و تبدیلی پیدا کریں گے اور نہ کسی شک و ریب میں مبتلا ہوں گے نہ عہد سے پلٹیں گے نہ میثاق کو توڑیں گے اللہ کی اطاعت کریں گے آپ کی اطاعت کریں گے اور علی امیر المومنین اور ان کی اولاد ائمہؑ جو آپ کی ذریت میں ہیں ان کی اطاعت کریں گے۔ جن میں سے حسنؑ و حسینؑ کی منزلت کو اور ان کے مرتبہ کو اپنی اور خدا کی بارگاہ میں بھیں دکھلایا اور یہ پیغام پہونچا دیا کہ یہ دونوں جوانان جنت کے سردار ہیں اور اپنے باپ علی کے بعد امام ہیں اور میں علی سے پہلے ان دونوں کا باپ ہوں اب تم لوگ یہ کہو کہ ہم نے اس بات پر اللہ کی اطاعت کی آپ کی اطاعت کی اور علیؑ، حسن، حسین اور ائمہ جن کا آپ نے ذکر کیا ہے اور جن کے بارے میں ہم سے عہد لیا ہے سب کی دل و جان سے اور دست و زبان سے بیعت کی ہے ہم اس کا کوئی بدل پسند نہیں کریں گے۔ اور نہ اس میں کوئی تبدیلی کریں گے اللہ ہمارا گواہ ہے اور وہی گواہی کے لیے کافی ہے اور آپ بھی ہمارے گواہ ہیں اور ہر ظاہر و باطن اور ملائکہ اور بندگان خدا سب اس بات کے گواہ ہیں اور اللہ ہر گواہ سے بڑا گواہ ہے۔

ایہا الناس اب تم کیا کہتے ہو یاد رکھو کہ اللہ ہر آواز کو جانتا ہے اور ہر نفس کی مخفی حالت سے باخبر ہے جو ہدایت حاصل کرے گا وہ اپنے لیے اور جو گمراہ ہو گا وہ اپنا نقصان کرے گا جو بیعت کرے گا

اس نے گویا اللہ کی بیعت کی اسکے ہاتھ پر اللہ کا ہاتھ ہے

ایہاالناس اللہ سے ڈرو علیؑ کے امیر المومنین ہونے اور حسنؑ و حسینؑ اور ائمہؑ کے کلمہ باقیہ ہونے کی بیعت کرو جو غداری کرے گا اسے اللہ ہلاک کر دے گا اور جو وفا کرے گا اس پہ رحمت نازل کرے گا اور جو عہد کو توڑ دے گا وہ اپنا ہی نقصان کرے گا۔

ایہاالناس جو میں نے کہا ہے وہ کہو اور علیؑ کو امیر المومنین کہہ کر سلام کرو اور یہ کہو کہ پروردگار ہم نے سنا اور اطاعت کی ہمیں تیری مغفرت چاہیئے اور تیری ہی طرف ہماری بازگشت ہے اور یہ کہو کہ شکر پروردگار ہے کہ اس نے ہمیں اس امر کی ہدایت دی ہے ورنہ اس کی ہدایت کے بغیر ہم راہ ہدایت نہیں پا سکتے تھے۔

ایہاالناس علی ابن ابی طالب کے فضائل اللہ کی بارگاہ سے ہیں اور اس نے قرآن میں بیان کیا ہے اور اس سے زیادہ ہیں کہ میں ایک منزل پر شمار کراسکوں لہذا جو بھی تمھیں خبر دے اور ان فضائل سے آگاہ کرے اس کی تصدیق کرو یاد رکھو جو اللہ رسولؐ علیؑ اور ائمہ مذکورین کی اطاعت کرے گا وہ بڑی کامیابی کا مالک ہوگا۔

ایہاالناس جو علیؑ کی بیعت ان کی محبت اور انھیں امیر المومنین کہہ کر سلام کرنے میں سبقت کریں گے وہی جنت نعیم میں کامیاب ہوں گے ایہاالناس وہ بات کہو جس سے تمہارا خدا راضی ہو جائے ورنہ تم اور تمام اہل زمین بھی منکر ہو جائیں تو اللہ کو کوئی نقصان نہیں پہونچا سکتے پروردگار مومنین و مومنات کی مغفرت فرما اور کافرین پر اپنا غضب نازل فرما۔ والحمد للہ رب العالمین